روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 17 جولائی 2014ء 18 رمضان 1435 ہجری 17 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 163

بیہوش ہو گئے

حضرت صرمہ بن قیسؓ انصاری روزہ دار تھے۔ باہر سے گھر واپس آئے بیوی سے کھانا مانگا مگر گھر میں کچھ نہ تھا وہ کوئی چیز حاصل کرنے باہر گئیں تو سارے دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے حضرت صرمہؓ کی آنکھ لگ گئی اور وہ کچھ نہ کھا سکے اور اگلے دن بھی اسی بھوک کے عالم میں روزہ کے ساتھ کام پر نکل کھڑے ہوئے مگر دوپہر کو بھوک کی شدت سے بیہوش ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر1782)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں وہ چار یہ ہیں۔ اول کھانا، دوم پینا سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ جس سے اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے۔ انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے۔ کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔

﴿الفضل 25 مئی 1922ء﴾

ہفتہ تعلیم القرآن

نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2014ء کا تیسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 18 تا 24 جولائی 2014ء (دوران رمضان المبارک) منانے کا پروگرام ہے۔

تمام امراء وصدران کرام، اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد اور نماز با جماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسب استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔

باقی صفحہ 8 پر

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب
کوسپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت ام ناصر کے بیٹے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مورخہ 14 جولائی 2014ء کو بعمر 87 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔

اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے بیت المبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل قطعہ نمبر 12 میں بعد از تدفین محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم بہت ملنسار، مہمان نواز، دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے والے اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

تبصرہ کتب

یادوں کے نقوش

مجموعہ مضامین: مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب

مرتبہ: مکرم آصف احمد ظفر صاحب

ناشران: مکرم مبشر احمد ظفر صاحب

مکرم طارق احمد ظفر صاحب

صفحات: 262

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ایک نہایت شفیق، معاملہ فہم، صابر اور دھیمے لہجے کی علمی شخصیت تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ جن میں انتظامی خوبی سرفہرست تھی۔ آپ لوگوں کی نفسیات کو پرکھنے کے بہت ماہر تھے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو اپنے سامنے بیٹھنے والے کے مزاج اور طرز گفتگو کے مطابق معاملات طے کرتے۔ ان سب صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ آپ علمی ذوق کے مالک بھی تھے۔ آپ کے پاس مختلف وقتوں میں اکٹھے کئے ہوئے قیمتی کاغذات، دستاویزات، خطوط اور یادداشتوں پر مشتمل فائلیں موجود تھیں۔ جن میں سے آپ اپنے مضامین تیار کرتے وقت مدد لیا کرتے تھے اور کوئی ایسی بات نہ لکھتے جو غیر ثقہ یا ریفرنس کے بغیر ہوتی۔

مکرم ناصر ظفر بلوچ صاحب کے بیٹے مکرم آصف احمد ظفر صاحب نے اپنے مرحوم والد کے مضامین کو اکٹھا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ زیرنظر کتاب ان مضامین پر مشتمل ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، بزرگان سلسلہ اور رشتہ داروں اور عزیزوں کی یاد میں تحریر کئے اور جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے رہے۔ ان مضامین میں ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم کے بہت سے سامان موجود ہیں۔ بہت سے تاریخی اوراق ان مضامین کو پڑھ کر ہمارے سامنے آئے اور متعدد قیمتی یادداشتیں سلسلہ کی تاریخ کا حصہ بنیں۔ اس کتاب کے ذریعہ ناصر ظفر صاحب مرحوم کے خاندان کے بزرگان کی خوبیاں زندہ ہوگئی ہیں تا کہ ہماری نسلیں اپنے آباؤاجداد کو یاد رکھیں اور ان کی خوبیوں کو اپنائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30-اپریل 1993ء میں فرمایا تھا کہ وہ سارے خاندان جن کے آباؤاجداد میں رفقاء یا بزرگ تابعین تھے۔ ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں۔......سب سے زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباؤاجداد کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہو، ان کی قربانیوں کا علم ہو۔

(روزنامہ الفضل 27-اکتوبر 1993ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے مخلصین کی اولادوں کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے واقعات قلمبند کریں اور جماعت کے پاس محفوظ کرائیں اور اپنے خاندانوں میں بھی ان روایتوں کو جاری رکھیں اور اپنی نسلوں کو بھی بتاتے رہیں کہ ہمارے بزرگوں نے یہ مثالیں قائم کی ہیں اور ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 413)

زیرنظر کتاب میں ناقابل فراموش یادیں اور ذکر خیر پر مشتمل مضامین ہیں۔ ان مضامین میں بہت سی تاریخی معلومات بھی موجود ہیں۔ جن کو اکٹھا کر کے کتاب کی شکل دی گئی ہے۔ جو قارئین کے لئے زیادہ مفید ہے۔ اس کتاب میں شامل پہلا مضمون تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و افادیت کے متعلق ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دلگداز یادیں اکٹھی کی گئی ہیں۔ جن میں پہلی زیارت اور پہلی ملاقات سے لے کر شفقت و دلداری تک کے تمام حالات و واقعات موجود ہیں۔ خاص طور پر ماحول ربوہ کے سرکردہ لوگ اور زمینداروں کی بہبود کے حالات بھی شامل ہیں۔ اس کتاب میں بستی مندرانی کے چند قدیم رفقاء حضرت مسیح موعود، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب، محترم مولانا ابوالعطاء جالندھری، محترم مولانا حکیم خورشید احمد شاد صاحب اور محترم ماسٹر خاں محمد صاحب کے علاوہ افراد خاندان کے متعلق حالات زندگی اور سیرت شامل ہیں۔

(ایف۔ شمس)

مبارک چہرہ

حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی بچہ تھا عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال کی ہوگی دین سے بالکل بے بہرہ تھا غالباً پرائمری کی کسی جماعت میں گورداسپور ہائی سکول میں تعلیم پایا کرتا تھا اس وقت مولوی عبدالکریم مخالف پارٹی کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے رفقاء کے ساتھ ہائی سکول کی شمال کی جانب بالکل متصل تالاب تحصیل والے کے رونق افروز ہوا کرتے تھے اور خاکسار مدرسہ چھوڑ کر آپ کی رہائش کے پاس کھڑا رہتا اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تھا ایک آپ کے عاشق صادق کا نام بچہ ہونے کے باعث میں نہیں جانتا لیکن یہ کہتے ہیں اس بات پہ مجھے حیرت تھی کہ ایسے ایک عاشق صادق تھے آپ کے کہ ان کے دائیں ہاتھ میں بڑا پنکھا پکڑا ہوا ہوتا تھا اور بڑے زور سے ہلاتے رہتے تھے (دیر تک کھڑا رہتا ان کو دیکھتا رہتا اور پنکھا اسی ہاتھ میں رہتا اور وہ چلاتے رہتے حیران ہوتا کہ ہاتھ تھکتے نہیں ہیں) ہلاتے بھی آہستہ نہ تھے بلکہ بڑے زور سے جیسے بجلی کے کرنٹ زور سے ہلاتی ہے کیونکہ موسم گرمیوں کا تھا دوبارہ سہ بارہ آتا اور اسی صاحب کو دیکھتا رہتا کہ کیا جادو ہے پنکھا بڑا ہے اور سارا دن ایک ہی ہاتھ سے ہلا رہے ہیں مگر اب معلوم ہوا کہ وہ سچے عاشق تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 113 روایت شکر الٰہی صاحب)

امیر غانا کی کوہِ وقار کی باتیں

نظر میں ناصر دین کی جو ایک تارا تھا
وہ شخص طاہؔر و مسرورؔ کا بھی پیارا تھا

وہ جس کا نام تھا عبدالوہاب بن آدم
امامِ وقت کا خادم رہا تا آخری دم

وہ ایک عاشقِ صادق مسیحِ وقت کا تھا
وہ ایک شیریں ثمر طیبہ درخت کا تھا

وہ خوش مزاج تھا طیب تھا عاجزی میں کمال
نبھانے دوستی میں تھا وہ اپنی آپ مثال

وہ کر گیا تھا محبت سے گھر مرے دل میں
وہ چپکے چپکے گیا تھا اتر مرے دل میں

وہ مل کے آئے تھے جو ہم ابھی ابھی اس کو
بھلا نہ پائیں گے تا عمر ہم کبھی اس کو

خدا کے قرب میں اس کو مقام حاصل ہو
عطاء خاص سے اعلیٰ انعام حاصل ہو

رہیں گی یاد ظفؔر اس کے پیار کی باتیں
امیرِ غانا کی کوہِ وقار کی باتیں

مبارک احمد ظفؔر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

قسط سوم آخر

اسماء (شخصیات) کا مختصر تعارف

کتب حضرت مسیح موعود (روحانی خزائن جلد 18)

لوط علیہ السلام حضرت

آپؑ خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح عراق کے قدیم شہر اُور میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر دریائے فرات کے کنارے آباد تھا۔ آپ سدوم اور عامورہ کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ یہ قوم انتہائی بدکردار اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھی۔ بہت تھوڑے لوگ آپؑ پر ایمان لے آئے۔ آپؑ نے اس علاقہ سے ہجرت کر لی اور ضوعر یا ضغر علاقہ کی طرف چلے گئے تو خدا کا عذاب ان لوگوں پر نازل ہوا، جنہوں نے آپ کا انکار کیا تھا۔ اور یہ دونوں بستیاں زلزلے سے تباہ و برباد کر دی گئیں۔ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔

لیکھرام پنڈت

پنڈت لیکھرام 1856ء میں موضع سید پور تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام تارا سنگھ تھا۔ 15 برس کی عمر میں لیکھرام اپنے چچا گنڈا رام کے پاس پشاور آ گیا۔ اور یہاں پولیس میں ملازمت اختیار کی اور نقشہ نویس سارجنٹ کے عہدے پر پہنچا۔ بعد میں یہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر لاہور آ گیا۔ اس کا تعلق ہندو فرقہ آریہ سماج سے تھا اور ایک رسالہ کا ایڈیٹر بھی تھا۔ حضرت نبی کریم ﷺ اور اسلام کا سخت دشمن تھا اور اسلام اور رسول پاک ﷺ کے متعلق سخت بدزبانی کیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کیں جس کے نتیجے میں یہ پیشگوئی کے مطابق 6 مارچ 1897ء شام 6 سے 7 کے درمیان کسی کے چھریوں کے وار سے قتل ہو کر اسلام کی سچائی کا ایک عبرتناک نشان بنا۔ اس کے قاتل کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

مارٹن کلارک

ہنری مارٹن کلارک ایک سرحدی یتیم مسلمان تھا بچپن میں عیسائیوں کے ہاتھ آ گیا۔ پادری مارٹن کلارک نے اس کو اپنے پاس رکھ لیا اور اس کی اپنے بیٹے کی طرح پرورش کی اور اپنا نام اس کو دیا اور اس کی تعلیم پر کافی روپیہ خرچ کیا۔ یہاں تک کہ اڈنبرا میں اعلیٰ درجہ کی طبی ڈگری حاصل کی اور مارٹن کلارک نے اسے (ہنری مارٹن کلارک کو) اپنی جگہ 1882ء میں امرتسر میں مشن کا انچارج بنایا۔ اس نے مسلمانوں کو تحریری مباحثہ کا چیلنج دیا تو حضرت مسیح موعود نے اس چیلنج کو قبول کیا یہ مشہور مباحثہ اس کی کوٹھی پر امرتسر میں ہوا۔ جو بعد میں تحریری شکل میں جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ اسی نے حضرت مسیح موعود کے خلاف عبدالحمید نامی ایک شخص کو آلہ کار بنا کر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ کیا جس میں اس کو ناکامی ہوئی۔ اور آپ باعزت طور پر بری قرار پائے۔

مبارک احمد حضرت مرزا

آپ حضرت مسیح موعود کے بیٹے ہیں۔ آپ کی ولادت 14 جون 1899ء کو ہوئی اور وفات 16 ستمبر 1907ء کو ہوئی۔

مبارک علی سیالکوٹ چھاؤنی مولوی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے استاد مولوی فضل احمد صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی کئی کتب میں آپ کا ذکر ملتا ہے جیسے نشانِ آسمانی اور نزول المسیح میں۔ آپ بلند پایہ فارسی اور اردو کے شاعر تھے۔ کئی دفعہ حضرت مسیح موعود کو اپنی نظمیں سنایا کرتے تھے۔

مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب

آپ حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی ولادت 2 مارچ 1897ء کو ہوئی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے آپ کی شادی ہوئی۔

متنبّی

عرب کا مشہور اور فصیح و بلیغ شاعر تھا۔ کنیت ابوطیب، نام احمد بن حسین تھا۔ 915ء مطابق 303ء میں کوفہ میں پیدا ہوا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسی وجہ سے اس کو متنبّی کہا جاتا ہے۔ یعنی بنایا ہوا نبی۔ آخر کار اس نے توجہ کی اور دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ اس کا ایک دیوان ہے جو عربی ادب میں خاص درجہ رکھتا ہے۔

مجلسی علامہ

اہل تشیع کے مشہور عالم ہیں۔ ان کا نام محمد باقر اور والد صاحب کا نام محمد تقی جو علامہ محمد تقی کے نام سے مشہور ہیں۔ 1037ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی جب کہ 1111ھ میں وفات ہوئی ہے۔ ان کی مشہور تصانیف میں بحار الانوار، اور حق الیقین ہیں۔

محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار

ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ 1864ء میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان کی اخبار نویسی کو ترقی دینے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ پیسہ اخبار کے ساتھ ساتھ شریف بی بی اور انتخاب لاجواب بھی ان کی ادارت میں جاری ہوا۔ 23 مئی 1933ء کو فوت ہوئے۔

محمد ابراہیم زین الدین حضرت

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ پرانے مخلصین میں سے تھے۔ بمبئی میں ایک کپڑے کی مل میں انجینئر تھے۔ آئینہ کمالات اسلام میں آپ نے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے 1892ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات فروری 1926ء کی ہے۔ وفات کے وقت غیر مبائع تھے۔

محمد احسن امروہی حضرت مولوی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ امروہہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام سید مردان صاحب تھا۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 15 مارچ 1926ء کی ہے۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا بیعت کا نمبر 87 ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کا کئی کتب میں مثلاً تحفہ قیصریہ، سراج منیر، کتاب البریہ میں ذکر فرمایا ہے۔

محمد اروڑا خان حضرت منشی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1839ء میں کپورتھلہ میں ہوئی۔ آپ 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اور آپ کی وفات 25 اکتوبر 1919ء کو ہوئی۔ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ جبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔ منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 532)

محمد اسحاق حضرت میر

حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام میر ناصر نواب صاحب ہے۔ آپ 8 ستمبر 1890ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ جہاں آپ کے والد صاحب کی ملازمت تھی۔ 1894ء کے بعد آپ کے گھر والے سب قادیان میں آ گئے اور حضرت مسیح موعود کے الدار میں ہی رہے۔ قرآن وحدیث سے بے حد عشق تھا۔ 17 مارچ 1944ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

محمد اسماعیل حضرت میر

حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے اکابر رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام میر ناصر نواب صاحب ہے۔ 1894ء کے بعد آپ کے گھر والے سب قادیان میں آ گئے اور حضرت مسیح موعود کے الدار میں ہی رہے۔ 18 جولائی 1881ء کو پیدا ہوئے اور 18 جولائی 1947ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

محمد اسماعیل علیگڑھی

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا ایک مخالف مولوی ہے۔ جس نے کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے (یعنی حضرت مسیح موعود اور موصوف) جو شخص جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ جس کے نتیجے میں یہ آپ کی زندگی میں ہلاک ہو گیا۔

محمد باقرؒ حضرت امام

حضرت امام محمد باقرؒ حضرت امام زین العابدینؒ کے صاحبزادہ ہیں۔ شیعہ امامیہ کے پانچویں امام ہیں۔ 57 ہجری 676ء میں پیدا ہوئے اور 114 ہجری 732ء میں وفات پائی۔ حضرت امام محمد باقرؒ سے ہی یہ مشہور حدیث اِنَّ لِمَھْدِیِنَا اٰیَتَیْنِ مروی ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ امام مہدی کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ رمضان کے مہینہ میں چاند سورج کو گرہن ہوگا۔

محمد چٹو لاہور

ان کا نام محمد بخش صاحب ہے۔ یہ لاہور کے رہنے والے تھے۔ پشم اور ریشم کے تاجر تھے۔ چٹو نام سے اس وجہ سے مشہور تھے کیونکہ ان کا رنگ بہت گورا تھا اور گورے کو پنجابی میں چِٹا کہتے ہیں۔ کافی عمر کے تھے جب قادیان آئے۔ 27 دسمبر 1891ء کے جلسہ میں شاملین کی فہرست جو آسمانی فیصلہ میں درج ہے ان کا نام موجود ہے۔ بیعت کا ذکر نہیں ملتا۔ ان کا 28/ اکتوبر 1906ء کی ملفوظات میں ذکر آتا ہے کہ روزہ کی حالت میں قادیان آئے اور آپ کے ساتھ گفتگو ہوئی۔

محمد حسن خلیفہ وزیر اعظیم پٹیالہ سید

حضرت مسیح موعود ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

جب میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ تصنیف کی جو میری پہلی تصنیف ہے تو مجھے یہ مشکل پیش آئی کہ اُس کی چھپوائی کے لئے کچھ روپیہ نہ تھا اور میں ایک گمنام آدمی تھا مجھے کسی سے تعارف نہ تھا تب میں نے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی تو یہ الہام ہوا .... دیکھو براہین احمدیہ صفحہ۔ (ترجمہ) کھجور کے تنہ کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ چنانچہ میں نے اِس حکم پر عمل کرنے کے لئے سب سے اول خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ کی طرف خط لکھا پس خدا نے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تھا اُن کو میری طرف مائل کر دیا اور انہوں نے بلاتوقف اڑھائی سو روپیہ بھیج دیا اور پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا اور چند اور آدمیوں نے روپیہ کی مدد کی اور اس طرح پر وہ کتاب باوجود نومیدی کے چھپ گئی اور وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

ایک اور جگہ فرمایا: ایک دفعہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ نے اپنے کسی اضطراب اور مشکل کے وقت میری طرف خط لکھا کہ میرے لئے دعا کریں چونکہ انہوں نے کئی دفعہ ہمارے سلسلہ میں خدمت کی تھی اس لئے اُن کے لئے دعا کی گئی تب منجانب اللہ الہام ہوا:-

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ مشکلات اُن کے دور کر دیئے اور انہوں نے شکرگزاری کا خط لکھا۔

محمد حسین بٹالوی مولوی

ابو سعید محمد حسین بٹالوی مشہور اہل حدیث لیڈر تھا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پر اس نے ایک شاندار ریویو شائع کرتے ہوئے براہین احمدیہ کے بارے میں یہ درج کیا کہ اس کتاب کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود سے عقیدت واحترام کا نیازمندانہ تعلق تھا۔ البتہ جب حضور نے 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو بدنصیبی سے آپ کی مخالفت پر آمادہ ہوگیا۔ اور آپ کے خلاف تمام ہندوستان۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے کفر کا فتویٰ حاصل کر کے اشاعۃ السنہ میں شائع کیا۔ حضور کی ترقی دیکھ کر حسد کی آگ میں جلنے لگا اور مختلف لوگوں کو آپ کے خلاف مقدمات کرنے کی تحریک کی۔ گورنمنٹ کو اکسایا۔ آپ کے خلاف مقدمات میں آپ کے خلاف گواہیاں دیں مباحثات کئے مگر ناکام ونامراد رہا۔ اور آخرکار ہر قسم کی دینی، دنیاوی ذلت ورسوائی کے ساتھ عبرت کا نشان بنتے ہوئے 1920ء کے آغاز میں دو ماہ تک بخار میں مبتلا رہنے کے بعد بمقام بٹالہ فوت ہوا جہاں اب اس کی قبر کا بھی نام ونشان نہیں ملتا۔

محمد خان کپورتھلوی حضرت منشی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1860ء میں کپورتھلہ میں ہوئی۔ آپ کے جدّ امجد افغانستان سے ہجرت کر کے کپورتھلہ آئے تھے۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات یکم جنوری 1904ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔ حبی فی اللہ میاں محمد خاں صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت اور محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 532)

محمد صادق صاحب مفتی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب 11 جنوری 1872ء کو بھیرہ میں مفتیوں کے محلّہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مفتی عنایت اللہ اور والدہ کا نام فیض بی بی تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر جنوری 1891ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں اخبار بدر کے ایڈیٹر رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ بہت سے مواقع پر علمی اور دیگر خدمات کی سعادت حاصل کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو حضرت اقدس کی سیرت پر ذکر حبیب کے نام سے کتاب تصنیف کرنے کا موقع ملا۔ احمدیہ مشن امریکہ کے بانی اور پہلے مربی تھے۔ آپ نے 13 جنوری 1957ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

محمد علی خان حضرت نواب

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت یکم جنوری 1870ء میں مالیر کوٹلہ میں ہوئی۔ آپ کے مورث اعلیٰ شیخ صدر الدین جلال آباد کے باشندہ تھے۔ وہاں سے ہجرت کر کے مالیر کوٹلہ میں آباد ہوئے۔ آپ نے 19 نومبر 1890ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں 201 نمبر پر نام درج ہے۔ آپ کا نکاح حضرت مسیح موعود کی مقدس صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ آپ کی وفات 10 فروری 1945ء کی ہے۔

محمد یعقوب برادر حافظ محمد یوسف

حافظ محمد یوسف صاحب کے بڑے بھائی منشی محمد یعقوب تھے۔ انہوں نے 1893ء میں عبدالحق سے مباہلہ کے دن امرتسر کی عیدگاہ میں بیعت کی تھی۔ مگر انہوں نے اپنی بیعت سے قریباً سات سال پہلے 1886ء میں جب حضرت مسیح موعود ابھی بیعت لینے کے لئے مامور نہ تھے۔ بمقام ہوشیار پور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ اور بعض دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ:

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم سے ایک دن میں نے سنا کہ وہ آپ کی نسبت کہتے تھے کہ یہ میرے بعد ایک عظیم الشان کام کے لئے مامور کئے جائیں گے۔

منشی محمد یعقوب صاحب کا یہ بیان 1891ء میں شائع ہوگیا۔ اور اس وقت تک وہ بیعت میں داخل نہ تھے۔ بلکہ انہوں نے جون 1893ء میں بیعت کی تھی۔ اس اثناء میں بھی انہوں نے اس کی تردید نہیں کی۔ بلکہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی ہی شہادت کی بناء پر انہوں نے بیعت کر لی۔

محمد یوسف بیگ سامانوی مرزا

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کے والد محترم کا نام مرزا رستم بیگ ہے جو کہ کوٹ سامانہ علاقہ پٹیالہ کے رہائشی تھے۔ آپ نے مارچ 1889ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نام 39 نمبر پر درج ہے۔ آپ کا سارا خاندان احمدیت میں داخل ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کا انتقال ہوگیا تھا۔

مریم حضرت

حضرت مریم جو کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ تھیں، جن سے حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش ہوئی، وہ پاکیزہ اور دنیاوی تعلقات سے الگ پارسا خاتون تھیں۔

مسیلمہ کذاب

اس کا نام ابوثمامہ مسیلمہ بن ثمامہ تھا۔ یہ یمامہ کا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ 9ھ میں آنحضور ﷺ سے ملنے کے لئے آیا۔ واپس جا کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ مجھے بھی نبوت میں شریک کر لیا جائے یا اپنے بعد منصب نبوت کو میری طرف منتقل کر دیا جائے رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ سے کھجور کی شاخ بھی مانگے تو نہ دوں گا۔ جس پر اس نے اسلامی ریاست کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے ہزاروں لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں جنگ یمامہ جو کہ 11ھ میں ہوئی اس میں اس کو شکست ہوئی اور مارا گیا۔

معراج الدین حضرت میاں

آپ لاہور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1891ء یا 1892ء کی ہے۔ آپ ایک قابل انشاء پرداز تھے۔ اخبار بدر کے مالک تھے۔ انجام آتھم میں مندرج فہرست رفقاء میں آپ کا 74واں نمبر ہے۔ آپ کی وفات 28 جولائی 1940ء کو ہوئی۔

منظور محمد حضرت صاحبزادہ پیر

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ نے 16 فروری 1892ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں 252 نمبر پر آپ کی بیعت درج ہے۔ آپ کی وفات 21 جون 1950ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود آپ کے متعلق فرماتے ہیں: میاں منظور محمد صاحب میرے پاس ہیں اور ہر ایک خدمت میں حاضر ہیں۔ گویا اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر رہے ہیں......

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 30 حاشیہ)

مہدی حسین حضرت میر

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 7 محرم 1285ھ کی ہے۔ آپ پٹیالہ کے گاوں سید خیری میں ایک شیعہ خاندان میں پیدا ہوئے۔ خطاطی کے فن میں ماہر تھے۔ سرمہ چشم آریہ سبز اشتہار پڑھنے کے بعد ایک خواب میں یہ تحریر پڑھی جے حضرت مرزا صاحب اس کے بعد آپ نے بیعت کر لی۔ آپ نے 1893ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ حضرت اقدس کے کتب خانہ کے مہتمم تھے اور آپ کے دیکھنے کے بعد کبھی کبھی اپنے شوق سے کاپی اور پروف وغیرہ دیکھ لیا کرتے تھے۔ لنگر خانہ کا انتظام بھی آپ کے سپرد تھا۔ آپ کی وفات 31/اگست 1941ء کی ہے۔

مہر علی شیخ رئیس

حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ ہوشیار پور کے رہائشی تھے۔ اور ان کے گھر پر حضرت مسیح موعود نے قیام بھی فرمایا۔ آپ ہی کے گھر 14 مارچ 1886ء کو ماسٹر مرلیدھر کے ساتھ آپ کا مباحثہ ہوا۔ انہی کے مکان پر آپ نے چلہ کشی کی جہاں آپ کو دیگر بشارتوں کے ساتھ ایک مصلح موعود بیٹے کی بشارت بھی ملی۔

مہر علی گولڑوی پیر

راولپنڈی کے قریب گولڑہ مقام کے ایک پیر، 14/اپریل 1859ء کو پیدا ہوئے۔ اور 11 مئی 1937ء کو وفات ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی تفسیر کے لئے جب علماء ومشائخ کو چیلنج دیا تو لوگوں کے کہنے کہلانے سے آگے بڑھے لیکن حیلے بہانوں سے مقابلہ سے فرار اختیار کرتے رہے۔ اور حضور کی کسی کتاب کا بھی جواب نہ لکھ سکے۔

موسیٰ حضرت

حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک تھے۔ آپ مصر کے علاقے میں مبعوث ہوئے۔ بنی اسرائیل قوم کو فرعون کے چنگل سے آزاد کروایا۔ آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام بھی اللہ کے برگزیدہ نبیوں میں سے ایک ہیں۔

ناصر نواب صاحب حضرت میر

حضرت مسیح موعود کے خسر ہیں اور آپ کے جلیل القدر رفقاء میں سے ہیں۔ آپ دلی کے مشہور عالی قدر سادات خاندان کے چشم و چراغ، شہرہ آفاق صوفی خواجہ میر دردؒ کے خاندان سے ہیں۔ آپ پہلی دفعہ قادیان 1876ء کے اوائل میں آئے۔ حضرت مسیح موعود کی شادی ان کی بیٹی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب تقریباً 1895ء میں مستقل ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو انہوں نے دارالمسیح میں گول کمرہ میں اپنی رہائش رکھی۔

نبی بخش رفوگر تاجر پشمینہ امرتسر حضرت میاں

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1893ء سے پہلے کی ہے۔ آپ نے جنگ مقدس کے دنوں میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 3 جولائی 1918ء کی ہے۔ آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تحفہ قیصریہ، سراج منیر، کتاب البریہ میں فرمایا ہے۔

نجفی شیخ

ایک مخالف تھا جو کہ نفسانی لالچ کے حصول کے لئے مقابلہ پر آیا۔ جب اس نے نشان طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو چالیس دن کے اندر نشان دکھلائے جانے کا وعدہ کیا۔

نذر علی پشاور

یہ صاحب شیعہ ہیں۔ جن کا ایک اشتہار آپ نے اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ 423 تا 430 کے حاشیہ میں درج کیا ہے۔ اس اشتہار سے علی حائری کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی۔ اور اس کے عقیدہ کا بطلان بھی اس اشتہار سے ہوگیا۔ نذر علی پشاوری کا یہ اشتہار مطبوعہ مطبع شریفی پشاور کا ہے۔

نذیر حسین دہلوی مولوی

یہ مولوی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ فتویٰ تکفیر اکٹھے میں شامل تھے۔ اور پہلا فتویٰ اسی نے دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اسی کو فتنہ تکفیر کا اصل ذمہ دار ٹھہرایا۔ مولوی نذیر حسین دہلوی 1844ء میں بہار کے قریب پیدا ہوئے۔ اور 1944ء کو وفات پائی۔

نظام الدین مرزا

حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائی ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی کافی مخالفت کی۔ اور جہاں تک ہو سکا آپ کو اور آپ کے رفقاء کو تکالیف

بھی دیتا رہا۔

نوح علیہ السلام حضرت

ایک جلیل القدر نبی ہیں ان کے نام پر قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات پر بھی ذکر ہے۔آدمؑ کے بعد پہلے تشریعی نبی ہیں ۔نوح کا مطلب کثرت سے آہ وبکا کرنے والا۔ان کے مخالفین پر پانی کا عذاب آیا جب کہ ان کو الہامًا خدا تعالیٰ نے ایک کشتی بنانے کا حکم دیا تھا جس میں عذاب کے وقت اپنے متبعین اور ضرورت کی اشیاء کے ساتھ سوار ہوئے۔ یہ کشتی جودی مقام پر جا کر ٹھہری تھی۔

نور احمد مالک مطبع ریاض ہند امرتسر شیخ

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔آپ کی ولادت 1839ء میں ہوئی۔آپ کے والد صاحب کا نام شیخ بہادر علی تھا۔آپ میرٹھ کے رہنے والے تھے۔اخبار لوح محفوظ مراد آباد میں پریس مین ہوئے۔ بعد میں وکیل ہندوستان کے مینجر پادری رجب علی نے آپ کو امرتسر بلوایا گیا۔ رجب علی کے پریس سے آپ نے براہین احمدیہ شائع فرمائی۔تھوڑے عرصے بعد انہوں نے الگ ہو کر اپنا ذاتی مطبع ریاض ہند کے نام سے جاری کیا۔آپ کے مطبع سے آپ کی کتب شائع ہوتی رہیں۔آپ نے یکم فروری 1892ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔آپ کی وفات جنوری 1936ء کی ہے۔

نور الدین حضرت مولانا حکیم

حضرت مولانا حاجی حافظ حکیم نور الدین حضرت مسیح موعود کے پہلے خلیفہ ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمرؓ تک جاتا ہے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حافظ غلام رسول تھا۔آپ بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہائشی تھے۔قرآن کریم سے آپ کو بے انتہاء محبت تھی۔آپ 1841ء میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات 13 مارچ 1914ء بروز جمعہ وفات پاگئے۔

نور محمد ڈاکٹر

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔آپ کی بیعت ابتدائی زمانہ کی ہے۔نور محمد مالک نوری شفاخانہ، رئیس موکل ضلع لاہور تھے جو کہ مخلص اور فدائی وجود تھے۔حضرت اقدس نے تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی، سراج منیر میں چندہ دہندگان اور کتاب البریہ میں پرامن جماعت میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

ہارونؑ حضرت

اللہ تعالیٰ کے ایک نبی ہیں۔اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے پاس بھیجا تاکہ بنی اسرائیل کو آزاد کروائیں۔ جب موسیٰ علیہ السلام چالیس دن کے لئے پہاڑ پر گئے تھے تو آپؑ کو ہی جانشین بنا گئے تھے۔

ہامان

ہامان کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ یہ ہامان حضرت موسیٰ کا ہم عصر اور دربار فرعون کی اہم شخصیت تھی۔ جو بڑا دولت منداور اثر ورسوخ رکھنے والا تھا۔فرعون کا صلاح کار بھی تھا۔فرعون نے اسی کو حکم دیا کہ ایک عمارت تعمیر کرواؤ کہ جس پر چڑھ کر دیکھوں کہ خدا کہاں ہے۔افواج کا سپہ سالار بھی تھا اور اس کی دولت وثروت انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔

وائٹ بریخت پادری

طاعون کے دنوں میں اس نے عیسائیوں کی طرف سے اشتہار شائع کیا تھا کہ اگر طاعون سے بچنا ہے تو مسیح کو خدا تسلیم کرلو۔اور کفارہ پر ایمان لے آؤ۔ اس کے سوا طاعون سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں۔

ایک دفعہ یہ چند عیسائیوں کے ساتھ قادیان آیا اور آپ سے کہا کہ آتھم ابھی مرا نہیں۔آپ نے فرمایا کہ اس نے پیشگوئی سے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا اور خود اقرار کیا کہ میں ڈرتا رہا اور ان حملوں کا ثبوت نہ دے سکا جو ڈرنے کی وجہ ٹھہرائی۔ وائٹ نے کہا کہ لعنت اللہ...... یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔میں نے کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔اگر آتھم جھوٹا ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کردے گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہوگیا۔اور چار دن تک جان کندن کا سخت عذاب اٹھا کر دائمی عذاب کے زندان میں جا پڑا۔ پادری وائٹ بریخت کو اگر خدا کا خوف ہے تو اب سمجھ سکتا ہے کہ ہم دونوں یعنی آتھم اور اس راقم میں سے کون لعنتی تھا۔

پادری وائٹ بریخت نے بھی چاہا تھا۔ کہ جھوٹے پر لعنت ہو سو چونکہ آتھم جھوٹا تھا اس لئے اس پر لعنت پڑگئی۔سو اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آتھم کے معاملہ میں کسی پادری صاحب یا کسی اور عیسائی کو شک ہے اور خیال کرتا ہو کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو لازم ہے کہ مجھ سے مباہلہ کرے۔

(انجامِ آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 32-31)

الیاسؑ حضرت

اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں ان کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ان کی قوم بعل بت کی پجاری تھی یہ قوم بعلبک (اس وقت یہ شام کا ایک شہر تھا) میں رہتی تھی ۔ بعلبک آج کل لبنان کا تاریخی شہر ہے۔ الیاسؑ کو بائبل میں ایلیا کہا گیا ہے اور ان کے متعلق مشہور تھا کہ رتھ پر بیٹھ کر زندہ آسمان پر گئے ہیں اور مسیح کے نزول سے قبل اتریں گے۔اور اسی وجہ سے یہود نے مسیح کو یہ کہہ کر ماننے سے انکار کردیا کہ ابھی آسمانوں سے ایلیا نبی نے آنا ہے پھر مسیح آئے گا۔

یحییٰؑ حضرت

اللہ تعالیٰ کے ایک نبی ہیں ان کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ان کے والد کا نام حضرت زکریاؑ ہے جو خود ایک نبی تھے ۔ بڑھاپے میں اولاد کی دعا کی تو خدا تعالیٰ نے الہاماً بیٹے کی بشارت دی اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کا نام یحییٰ رکھا۔یہ حضرت عیسیٰؑ کے ہم عصر بھی ہیں اور ان کے خالہ زاد بھی ہیں۔آپ کے بارے میں یہ عقیدہ مشہور ہے کہ آپ کو شہید کیا گیا تھا۔

یزید

(642ء ۔ 683ء) امیر معاویہ کا بیٹا اور خاندان اموی کا دوسرا خلیفہ۔اس نے حضرت امام حسینؓ کو اپنی خلافت کی بیعت پر مجبور کیا جب حضرت امام حسینؓ نہ مانے تو کربلا کے مقام پر باقی خاندان کے افراد کے ساتھ شہید کروادیا۔

یسعؑ

آپ حضرت الیاس علیہ السلام کے چچا زاد بھائی اور ان کے نائب و جانشین تھے۔ حضرت الیاس کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کے لیے نبوت عطا کی۔ پیغمبر حضرت الیسعؑ کا قصہ سورۃ انعام اور سورۃ ص میں آیا ہے۔سورۃ انعام پارہ 7 رکوع 10 میں ہے۔(ہم نے اولاد ابراہیم میں سے پیدا کیا اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو اور سب کو فضیلت دی، دنیا والوں پر)

یسوع مسیحؑ

دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

یعقوب بیگ حضرت مرزا

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔آپ کی ولادت 1872ء میں ہوئی۔ اٹھارہ انیس سال کی عمر میں میڈیکل کے سیکنڈ ائیر کے طالب علم تھے کہ 5 فروری 1892ء کو حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لائے تو آپ نے بیعت کرلی۔ بعد میں یہ پیغامی ہو گئے تھے۔آپ کی وفات 12 فروری 1934ء کی ہے۔

یعقوبؑ حضرت

یہ نبی ہیں، ان کا ذکر قرآن کریم میں ہے ۔ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔اسرائیل انہیں کا لقب ہے اور ان کی نسل ہی بنی اسرائیل کہلائی۔ان پر کافی تکالیف آئیں ۔ان کے بارہ بیٹے تھے جن سے آگے بارہ قبائل بنے ۔ یہ کنعان میں رہتے تھے آخری عمر میں اپنے ایک بیٹے حضرت یوسفؑ کے پاس مصر میں چلے گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ بائبل کے مطابق انہوں نے اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ سے عہد لیا تھا کہ ان کو آبائی قبرستان (کنعان) میں دفن کرنا۔ چنانچہ حضرت یعقوبؑ کی وفات کے بعد حضرت یوسفؑ نے فرعون مصر سے اجازت لے کر آبائی قبرستان میں اپنے والد کو دفن کیا۔

یوحنا (یحییٰ)
دیکھیں یحییٰ نبی

یوز آسف
دیکھیں حضرت عیسیٰؑ

یوسفؑ حضرت

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ آپ کا ذکر بائبل میں بھی ملتا ہے۔ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے۔آپ کا تعلق نبیوں کے خاندان سے تھا۔آپ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند آپ کو سجدہ کررہے ہیں۔آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کو اپنا خواب کسی اور کو سنانے سے منع کیا۔قرآن مجید کی ایک سورت ان کے نام پہ ہے۔

یوشع بن نون

یوشع بن نون جو 1500 ق م میں مصر میں غلامی کے دور میں پیدا ہوئے۔حضرت موسیٰ کی فوج کے سپہ سالار تھے۔حضرت موسیٰ نے آپ کا نام یشوع رکھا۔آپ بعد میں موسوی سلسلہ کے پہلے جانشین مقرر ہوئے۔اور ارض کنعان کی فتح آپ کے دور میں ہوئی۔

بقیہ از صفحہ 6

ایک سبق ہے۔ساٹھ لاکھ مہاجر پاکستان آئے لیکن اس طرح کہ وہاں بھی اُجڑے اور یہاں بھی کسمپرسی نے اُنہیں منتشر رکھا......ہم اعتقادی حیثیت سے احمدیوں پر ہمیشہ طعنہ زن رہے۔لیکن ان کی تنظیم، ان کی اخوت اور دُکھ سُکھ میں ایک دوسرے کی حمایت نے ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نیا قادیان آباد کرنے کی ابتداء کی ہے ۔ ......ربوہ ایک اور نقطہ نظر سے بھی قابلِ نظر ہے۔ وہ یہ کہ حکومت بھی اس سے سبق لے سکتی ہے اور مہاجرین کی صنعتی بستیاں اس نمونہ پر بسا سکتی ہے ربوہ عوام وحکومت کے لئے ایک مثال ہے۔اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ لمبے چوڑے دعوے کرنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور عملی کام کرنے والے کوئی دعویٰ کئے بغیر سب کچھ کردکھاتے ہیں۔“

یہ سب کچھ سیّدنا حضرت مصلح موعود کی بے مثال قیادت، ہمت، اور اُولوالعزمی کا آئینہ دار ہے اور تدبر اور دُور اندیشی کے اس تعمیق تک حضور ہی کی نگاہ عمق دوز پہنچ سکتی تھی۔آج جب اس مرکز پر نظر پڑتی ہے تو اس شہر کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ اس کی مادی خوبصورتی کے علاوہ جو رُوحانی خوبصورتی نے کل دنیا میں دعوت الی اللہ کے جھنڈے گاڑے ہیں۔اُن پیارے وجودوں کو جنم دیا۔اُن کی پرورش کی اور پھر کُل عالم میں پھیلا کر پیغامِ احمدیت کو امر کردیا اور مشیت ایزدی سے دین حق کے مرکز خامس (لندن) کو متحرک کردیا۔ جو خلافت حقہ کا عظیم الشان مرکز ہے۔ جہاں علوم کے دریا بہتے ہیں، رُوحانیت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور دنیا کے ہر حصے سے تشنگانِ رُوحانیت اپنی پیاس بجھانے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں یہاں سے دنیا کے کناروں تک اشاعت دین حق کے تار ملتے ہیں۔یہ بھی ربوہ کی بستی کا ہی جاگ لگایا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو خلافت کے بابرکت سایہ تلے ہمیشہ دن رات ترقی کی راہ پر گامزن رکھے اور اپنے رحمت کے سایہ تلے رکھے۔آمین

☆............☆............☆

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

اِعجازِ مصلح موعود۔ ربوہ کی تعمیر

تاریخِ اُمم کا ایک باب یہ بھی ہے کہ ہجرت سنتِ انبیاء ہے۔ اور تلواروں پر پنپتی الٰہی جماعتوں پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ اپنی متاعِ ایمان کو سینوں میں سنبھالے خدا کے دین کی اشاعت کیلئے اپنے وطنوں سے بالکل بے سروسامانی کی حالت میں نکلتی ہیں اور پھر ناصرِ دین غیوّر خدا انہیں نیا مرکز دے کر سکینت بخشتا ہے۔ اس ہجرت کی کوئی صورت ہو مگر اس کا نقطہ مرکزی مظلومیت کی انتہا ہوتی ہے، یہی موسیٰؑ وعیسیٰؑ کے ساتھ ہوا۔ یہی فخرِ رُسل حضرت سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ ہوا۔ یہی حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہوا۔ فرق صرف یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنی زندگی میں ہجرت کا اذن ملا اور یہ اذن آپ کے مثیل ونظیر حضرت مصلح موعود کو ملا۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کئی بار ہجرت کا ذکر ہوا۔ بلکہ ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ طاغوتی طاقتوں نے یکبارگی یلغار کر کے حضرت مسیح موعود کے لئے سخت پریشانیاں پیدا کر دیں اور آپ نے بڑے ہی پُر درد لہجے میں تحریر فرمایا کہ:

''ہمارا خدا ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ نبی بے عزّت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ نہ صرف نبی بلکہ بجُز اپنے وطن کے کوئی راستباز بھی دوسری جگہ ذلّت نہیں اُٹھاتا اور اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے ...... یعنی جو شخص اطاعت الٰہی میں اپنے وطن کو چھوڑے تو خدا تعالیٰ کی زمین میں ایسے آرام گاہ پائے گا جن میں بلاحرج دینی خدمات بجالا سکے۔ سوا ے ہموطنو! ہم تمہیں عنقریب الوداع کہنے والے ہیں۔''

(شحنۂ حق روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 326)

اس سے ظاہر ہے داغِ ہجرت اپنے وقوع سے بہت عرصہ قبل ہی سے پردہ غیب سے جھانک رہا تھا اور جب 1894ء میں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تو اتنی سی بات تو یقینی ہوگئی تھی کہ یہ داغ تو ایک روز لگ کر رہے گا۔ مگر کب؟ اس کا کسی کو علم نہ تھا۔ انہی ایّام میں حضرت مسیح موعود پر ایسے شدید اوقات بھی آئے کہ آپ کے رفقاء نے مختلف مقامات کی طرف ہجرت کرنے کی تجاویز بھی پیش کیں۔ جنہیں سن کر آپ نے تردید نہ فرمائی بلکہ فرمایا کہ ''اچھا! جب اذن ہوگا'' لیکن جب احمدیت کا مختصر سا قافلہ مصائب وحوادث کا مقابلہ کرتا ہوا 1905ء میں داخل ہوا تو حضرت مسیح موعود نے باعلامِ الٰہی ہجرت کے زمانہ کی تعین فرما دی۔ یعنی فرمایا کہ:۔

''انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض نبی کے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت ﷺ کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔''

(بدر 7 ستمبر 1905ء)

جب حضرت مصلح موعود کا زمانہ آیا تو مجسّم فہم و فراست حضرت مصلح موعود نے جماعت کو آئندہ خطرات سے متنبہ کرنا شروع کیا اور جب فتنہ احرار نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے نعرے لگائے اور اس وقت کی حکومت نے بھی ان فتنہ پردازوں کی پیٹھ ٹھونکی۔ تو حضرت مصلح موعود نے اس عظیم فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت کو تحریک جدید کے عظیم الشان اور مستحکم بلند مینار پر کھڑا کرتے ہوئے اس سے منجملہ اور مطالبات کے یہ مطالبہ بھی کیا:

''چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں تم باہر نکل کر دوسرے ممالک میں پھیل نہیں جاتے۔ اگر تم باہر نکلو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری ترقی کے بہت سے رستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت کا بھی اور رعایا میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے...... قادیان بے شک ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ مگر کیا معلوم ہماری شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہے۔ ہندوستان کے کسی اور شہر میں بھی ہوسکتا ہے اور چین، جاپان، فلپائن، سماٹرا، جاوا، روس، امریکہ غرضیکہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہوسکتا ہے۔ اس لئے جب ہمیں معلوم ہوا کہ لوگ بلاوجہ ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے۔ کہ ہم باہر جائیں اور تلاش کریں کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ مجھے شروع خلافت سے یہ خیال تھا کہ اور اسی خیال کے تحت میں نے مشن قائم کئے تھے۔''

(مطالبات تحریکِ جدید ص 52)

اللہ! اللہ!! کتنی واضح تشریح ہے داغِ ہجرت کی اور کتنی فراست اور بصیرت رُوحانی ہے۔ کہ سالہا سال بعد آنے والے واقعات وحقائق کے لئے نہ صرف ذہنی طور پر جماعت کو تیار کیا جا رہا تھا۔ بلکہ جماعت کے استحکام کے لئے اور اُن خطرات کے مقابلہ کے لئے تیاریاں بھی شروع کر دی گئی تھیں۔ اور جماعت کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے تحریک جدید ایسی منظّم اور زبردست جدوجہد بھی شروع فرما دی تھی۔ حضرت مصلح موعود کا دماغ اعلیٰ اور دوررَس تھا۔ آپ نے فرمایا:

''بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بیرونی مشنوں پر روپیہ خرچ کرنا بے وقوفی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ خیال اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ ایسے لوگوں نے سلسلہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اسے ایک انجمن خیال کر لیا ہے۔ مذہبی سلسلے ضرور ایک وقت میں دنیا کے توپخانوں کی زد میں آتے ہیں اور کبھی ظلم وستم کی تلواروں کے سایہ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔''

(مطالبات تحریکِ جدید ص 52-53)

تائیدغیبی سے پردے اُٹھانے والے حضرت مصلح موعود نے 1935ء سے ہی جماعت کو پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے کا آغاز کر دیا تھا اور ہجرت کی زندگی کے آغاز کے مرکز کی طرف اشارہ بھی کر دیا تھا۔ فرمایا:۔

جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں۔ اگر کبھی دین کے لئے ہمیں اپنے وطنوں سے ہجرت کرنی پڑے تو ہم ہجرت کس طرح کریں گے؟''

(الفضل 15 نومبر 1946ء)

بہر حال حضرت مصلح موعود نے امام الزمان کے الہامات وملفوظات کی روشنی میں آثار وقرائن کو یکجا کر کے جماعت کے سامنے ہجرت کا واضح تصور پیش فرما دیا تھا۔ بلکہ ہجرت کے نتیجہ میں پیش آنے والے خطرات کے مقابلہ کی تیاریاں بھی شروع کر دی تھیں۔ اب صرف یہ امر صیغہء راز میں رکھا گیا تھا کہ وہ مقام کون سا ہوگا؟ جہاں سے مہاجرانہ زندگی کا آغاز ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیروں کے ماتحت وہ وقت آن پہنچا اور تقسیم برّصغیر پاک و ہند کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے جو خون کی ہولی کھیلی تو اس وقت جماعت کی اکثریت اپنے سینوں میں داغِ ہجرت لئے نہایت کسمپرسی کی حالت میں قادیان کی مقدس اور پیاری بستی کو چھوڑنے اور اپنے لئے ہجرت کے بعد مرکز قائم کرنے پر مجبور ہوگئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے وجود میں سہارا بن کر آسمان سے اُترا اور تسبیح کے یہ منتشر دانے حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کے مضبوط دھاگے میں پروئے گئے اور مجتمع ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والے آپ کے فرزند کی آواز پر ایک اجاڑ، بیابان اور سنسان و ویران خطہ ارض پر اکٹھے ہوئے۔ مگر وہاں کوئی شجرِ سایہ دار بھی نہ تھا جس کی شاخوں پر وہ طیور بسیرا کر سکیں۔ کوئی ٹنڈ منڈ درخت تک نہ تھا۔ جس پر کہ کوئی آشیانہ بن سکے۔ روحانی طیور جمع تھے۔ وہ بے چینی سے اپنے پروں کو پھڑ پھڑا رہے تھے۔ کہ کوئی نشیمن مل جائے۔ مگر وہاں کوئی پناہ گاہ نہ تھی۔ کوئی سبزہ نہ تھا، کوئی ہریالی نہ تھی، کہیں گھاس کا تنکا نہ تھا۔ حدِ نظر تک ویرانہ تھا جسے دیکھ کر ویرانیاں بھی شرما جائیں۔ یا خشک پتھریلی پہاڑیاں تھیں جو ماحول کی ہولناکی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔ حضرت مصلح موعود نے کئی گھنٹے اس مقام کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا:

''جو جائے پناہ خواب میں دیکھی تھی یہ پہاڑیاں اور ظاہری علامات خواب کے مطابق ہیں۔ مگر یہ جگہ ایسی سرسبز نہیں۔ ممکن ہے ہماری کوششوں سے یہ جگہ سرسبز ہو جائے۔''

(کتاب ربوہ ص 102)

یہ وہ مایہ ویرانی تھا جس کی کوکھ سے ربوہ کا عظیم روحانی مرکز جنم لینے والا تھا۔ جہاں سے الٰہی نوشتوں کے مطابق عالمِ روحانی کے چشمے پھوٹنے والے تھے۔ مگر وہاں دُھول تھی کہ گھٹنوں کو چھوتی تھی بے آبی تھی کہ دیکھ کر زہرہ آب ہوتا تھا۔ سیم وتھور اور کلّر تھا کہ الف لیلہ کی داستانوں کے ناقابلِ عبور راستے یاد آئے جاتے تھے اور یہی وہ مقام تھا جہاں فرزندِ ابراہیم خاک اور دُھول کے پردوں کو اپنی روحانی بصارت کے زور سے ہٹا کر ربوہ کا مرکز بسا ہوا دیکھ رہا تھا کہ

''ممکن ہے ہماری کوششوں سے یہ جگہ سرسبز ہو جائے۔''

اور تاریخ عالم کا یہ فیصلہ ہے کہ اولُو العزم کے ناقابل شکست عزائم کے سامنے ناکامیوں کے پیٹ سے کامرانیاں نکلی چلی جاتی ہیں اور پھر وہاں تو وہ انسان کھڑا تھا جسے انسانوں نے نہیں بلکہ خدائے عرش نے اُولوالعزم کا خطاب دیا تھا اور اس نے ان ویرانوں میں قدم رکھنے سے قبل یہ دُعا کی تھی کہ رَبِّ اَدْ خِلْنِی ...... اور آج ...... محض خدا کے فضل اور اس کی تائید ونصرت کے نتیجہ میں اسی بے آب وگیاہ میدان میں دارالہجرت ربوہ کا تاریخی اور رُوحانی شہر آباد ہے۔ جو ہمارے پیارے مصلح موعود کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ یہ وہی ربوہ ہے جسے حضرت مسیح موعود کے مثیل ونظیر نے اپنی ہجرت کے بعد کی زندگی کے لئے بسایا تھا اور یہی وہ آشیانہ ہے جہاں ہزاروں طیور روحانی محض رضائے الٰہی کی خاطر فرزندِ مسیح موعود کی آواز پر جمع ہوئے اور جماعت کو مصلح موعود کے تصور کا ہجرت کے بعد کا مرکز مل گیا جو بفضلِ خدا احمدیت کی عظمت وشوکت کا نشان بن چکا ہے۔ چنانچہ ربوہ کی بالکل ابتدائی تعمیرات پر ہی روزنامہ ''سفینہ'' لاہور نے 13/نومبر 1948ء کو لکھا تھا کہ:

ایک مہاجر کی حیثیت سے ربوہ ہمارے لئے

باقی صفحہ 5 پر

مشہور شہر

اوساکا (OSAKA) جاپان

اوساکا جاپان کا تیسرا بڑا اور دنیا کا مشہور شہر، اہم صنعتی، تجارتی اور ثقافتی مرکز اور عمدہ بندرگاہ ہے۔ یہ جزیرہ ہونشو پر ٹوکیو کے مغرب میں 500 کلومیٹر کی دوری پر سطح بحر سے 40 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ٹوکیو ملک کا سیاسی مرکز ہے جبکہ اوساکا کا تجارتی مرکز ہے۔ جاپان کا چالیس فیصد کاروبار اسی شہر میں ہوتا ہے۔ اوساکا کو صنعتی اعتبار سے جاپان کا شکاگو اور ستر نہروں اور ایک ہزار سے زیادہ پلوں کی نسبت سے جاپان کا وینس بھی کہا جاتا ہے۔ اسے اب کوبے شہر سے ملا دیا گیا ہے۔ اور اس کے ملنے سے اس کی حیثیت میگا پولس شہر کی سی ہوگئی ہے۔ یہ شہر 34.40 درجے شمال اور 35.30 درجے مشرق کے مابین پھیلا ہوا ہے۔ اس کی موجودہ آبادی تیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

آج سے دوہزار سال قبل جب یہ جاپان کا صدر مقام تھا تو اسے جاپان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان مواصلاتی رابطہ کی حیثیت سے غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ اگرچہ آج اسے صدر مقام کی حیثیت تو حاصل نہیں ہے مگر پھر بھی یہ شہر مغربی جاپان میں اقتصادیات، تجارت اور مواصلات کا سب سے بڑا مرکز بن گیا ہے۔ 1995ء میں کوبے میں زلزلے سے بڑی تباہی ہوئی تاہم یہ شہر بھی زلزلے سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

اوساکا کا شمالی حصہ ایک جزیرے پر واقع ہے یہ اوساکا کا سب سے بڑا صنعتی علاقہ ہے۔ یہیں سٹی ہال، دی سنٹرل سوک ہال، دی بنک آف جاپان اور آشاہی پریس کی عمارات ہیں۔

تعلیمی اعتبار سے یہ شہر بڑا ترقی یافتہ ہے۔ یہاں 100 سے زائد جونیئر کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ قدیم ترین اوساکا یونیورسٹی کا قیام 1584ء میں عمل میں آیا۔

قابل دید مقامات

یہاں درج ذیل قابل دید مقامات ہیں:۔

مقبرہ شہنشاہ ننٹوکو (EMPEROR NINTOKU) یہ قدیمی قبرستان میں واقع ہے اور مقبرہ کی تعمیر 5 ویں صدی عیسوی کے تعمیراتی طرز فکر کا نتیجہ ہے۔ 1496ء میں ایک جنگجو راہب رین یو (RENNYO) نے ایک مندر تعمیر کرایا تھا جو 1532ء میں مکمل ہوا تھا۔

ہیڈیشوی کا قلعہ (HIDEYOS HASTLE) شہنشاہ نوبوناگا کے جانشین ٹویوٹومی ہیڈ یشوی (TOYOTOMI HIDEYOSHI) نے یہاں ایک بہت بڑا پتھروں کا قلعہ تعمیر کرایا۔ اور اس کی تعمیر کے لیے اس نے 30 ہزار مزدوروں کو بھرتی کیا اسی قلعہ کے اردگرد آج اوساکا کا شہر آباد ہے۔

ٹوکا گاوا عہد میں اس شہر کا چالیس فیصد حصہ جل کر راکھ ہوگیا تھا۔ چنانچہ 1871ء میں شہر کو از سر نو تعمیر کیا گیا۔ یہ جاپان کی قومی ریل کے لیے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں کی جدید طرز کی الیکٹرک ٹرین جو عرف عام میں مونو ریل کہلاتی ہے مسافروں کو ٹوکیو لے کر جاتی ہے۔ اس کی عمومی رفتار 150 اور 200 میل فی گھنٹہ کے مابین ہے۔ یہاں زیر زمین ریلوے سسٹم بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

صنعتی اعتبار سے یہ شہر بڑا ترقی یافتہ ہے۔ یہاں کپڑا، چینی، دھات کی مصنوعات او رجہاز سازی کے کارخانے ہیں۔ یہاں سوی یوشی کی خانقاہ اور میونسپل آرٹ میوزیم قابل ذکر ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

دوستوں کو چاہئے کہ وہ وصیت کریں

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ

" تیسرے وصیت کا مسئلہ ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلا رہے ہیں، میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس امر میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں......پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔"

(خطبات محمود جلد نمبر 13 صفحہ 563)

(مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم عطاء الہادی صاحب کارکن ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی شادی مورخہ 21 جون 2014ء کو محترمہ رابعہ مقبول صاحبہ بنت مکرم مقبول احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ مورخہ 22 جون کو مغل بینکوئٹ ہال ربوہ میں تقریب ولیمہ کے موقع پر محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہمیں خلافت احمدیہ کا حقیقی خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

۞ محترمہ بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم رانا مبارک احمد صاحب اہرانوی باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم رانا بشارت احمد صاحب آف ہالینڈ مورخہ 29 اپریل 2014ء کو وفات پا گئے تھے بہت سارے عزیز و اقارب اور ملنے والے احباب کثیر تعداد میں ہالینڈ اور ربوہ میں بھی تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دوسرے ممالک سے بھی احباب نے بذریعہ ٹیلی فون فیکس اور پیغامات کے ذریعہ ہمارے حوصلہ کو بڑھایا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ میں اپنی اور تمام خاندان اور ان کے بچوں کی طرف سے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ فرداً فرداً تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم میرے عزیز بھائی کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے، سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے والے بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں: www.ppsc.gop.pk

۞ یورجن پرائیویٹ لمیٹڈ کو ڈپٹی مینیجر ایڈورٹائزمنٹ کی ضرورت ہے۔ اپلائی کرنے کے لیے کم از کم تعلیمی قابلیت MBA اور متعلقہ شعبہ میں پانچ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔

۞ حمزہ فوڈز پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور، سیالکوٹ، اسلام آباد، پنڈی، اوکاڑہ اور ساہیوال کے لیے سیلز ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

۞ مرحبا لیبارٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کو اسسٹنٹ کوالٹی کنٹرول، پیکجنگ میٹریل سٹور ایگزیکٹو اور سیکیورٹی سپروائزر کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ ایڈن ہاؤسنگ لمیٹڈ کو لاہور میں واقع ہیڈ آفس اور تمام پراجیکٹس کے لیے سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔

۞ National MNCH Program (Gov of the Punjab) کو کمیونٹی مڈوائفری سپیشلسٹ، مونیٹرنگ آفیسر فار IRMNCH اینڈ نیوٹریشن اور ڈیٹا اینٹری آپریٹر کی خالی آسامی کے لیے ایک سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 13 جولائی 2014ء کا اخبار "روزنامہ جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

گمشدہ موبائل

۞ مکرم زین العابدین صاحب 30-A/17 محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک عدد موبائل SamSung Galaxy S.3 کلر سفید مورخہ 8 جولائی 2014ء رات 8 بجے محلّہ نصیر آباد سلطان سے محلّہ دارالرحمت وسطی آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر صدر عمومی ربوہ یا درج ذیل فون نمبرز پر اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

0476212023,03346360812

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24 جولائی 2014ء

12:05 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:30 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن 27 جنوری 1998ء
7:15 am	سیرت رسول ﷺ
7:50 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
9:00 am	دینی وفقہی مسائل
10:15 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 pm	سیمینار۔ سیرت النبی ﷺ
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:00 pm	Chef's Corner
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ

25 جولائی 2014ء

5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن 28 جنوری 1998ء
6:55 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
7:55 am	تلاوت قرآن کریم
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:20 pm	Chef's Corner
12:45 pm	راہ ھدیٰ
2:20 pm	انڈونیشین سروس
3:25 pm	درس القرآن 29 جنوری 1998ء
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:20 pm	نور مصطفویؐ
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	یسرنا القرآن
7:05 pm	Chef's Corner
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء
10:45 pm	عالمی خبریں
11:05 pm	رمضان المبارک۔ سوال وجواب

26 جولائی 2014ء

12:05 am	تلاوت قرآن کریم
1:05 am	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء
3:20 am	رمضان المبارک فقہ کی روشنی میں
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	نور مصطفویؐ
6:30 am	درس القرآن 29 جنوری 1998ء
6:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء
8:00 am	تلاوت قرآن کریم
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	الترتیل
12:45 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
1:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	سٹوری ٹائم
2:30 pm	شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 24 جنوری 1998ء
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:15 pm	راہ ھدیٰ Live
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	شان محمد ﷺ

27 جولائی 2014ء

12:05 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن 24 جنوری 1998ء
7:15 am	شان محمد ﷺ
8:05 am	تلاوت قرآن کریم
8:55 am	Shotter Shondhane
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	انڈونیشین سروس
3:00 pm	''عصر حاضر'' Live
4:05 pm	درس القرآن 22 دسمبر 1998ء
5:40 pm	تلاوت قرآن کریم
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں

(بقیہ از صفحہ 1)

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے، ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم ازکم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں اور ان احباب کی رپورٹ (تنظیم وار) ارسال کریں جنہوں نے ناظرہ قرآن کا ایک دَور یا ایک سے زیادہ دَور کیے ہوں۔ نیز احباب کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ ہر فردِ جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کا عادی بن جائے۔

☆ جماعتیں پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

ربوہ میں سحر و افطار 17 جولائی

انتہائے سحر	3:37
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:17

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

CASA BELLA
Home Furnishers

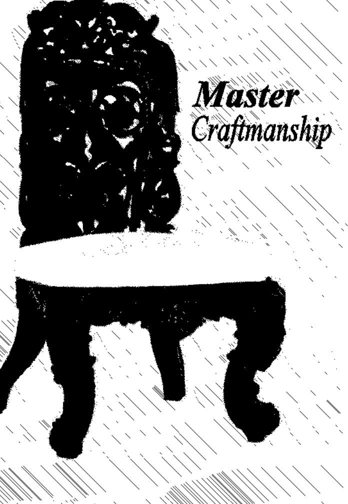

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
اوقات کار رمضان المبارک صبح 9:30 بجے تا 3:30 بجے
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
FINE & THE BEST
0300-7705078